تم نے میری زندگی سے کوئی سبق نہ لیا!!

مولانا عبدالماجدؒ دریابادی

اگر آپ مسلمان اور سنی مسلمان ہیں تو حشر ونشر، روز قیامت پر ضرور آپ کو عقیدہ ہوگا، پھر اسی روز اگر شہید کربلا حضرت حسینؓ کا اور آپ کا سامنا ہو گیا اور وہ محرم کی بابت کچھ سوال آپ سے کر بیٹھے تو کیا آپ ان کو تشفی بخش اور معقول جواب دے سکیں گے، اگر امام مظلومؓ نے سوال کر دیا کہ تم محرم میری توہین ورسوائی کے لئے مناتے تھے یا میری عزت و تعظیم کے لئے؟ میں نے دسویں محرم بھوک اور پیاس کی شدت کے ساتھ گزاری اور تم میرا نام لے کر اس روز خوب مزے مزے کے حلوے پکاتے اور کھاتے رہے اور خوب ٹھنڈے ٹھنڈے شربت پیتے اور پلاتے رہے! میں نے تو وہ سارا دن خدا کی یاد اور اللہ کی پکار میں گزارا اور تم اسی روز سارا وقت باجے اور جلوس کے اہتمام میں صرف کرتے رہے اور نفل نمازیں تو الگ رہیں، فرض نماز تک سے غافل رہے، میں نے شبِ شہادت عبادت حق اور یادِ الٰہی میں گزاری اور تم نے غضب یہ کیا کہ وہ ساری متبرک راتیں روشنی اور چراغاں کرنے، باجہ بجانے اور کاغذی مقبروں کے آگے سر جھکانے میں بسر کرتے رہے؟ یہ سب کچھ کر کے میرے عقیدوں سے اپنے عقیدوں کا، میرے عمل سے اپنے عمل کا، میری زندگی سے اپنی زندگی کا کوئی بھی واسطہ تم نے رکھا؟ اگر یہ سوال حشر کے دن شہیدوں کے سردار اور حق پرستوں کے پیشوا نے کر دیا تو فرمائیے آپ کے پاس کوئی معقول جواب ہوگا؟

کیا جواب آپ دے سکیں گے جب امام مظلومؓ لاجواب کرنے کے لئے آپ سے پوچھیں گے کہ میرے نانا علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف لفظوں میں تمہیں ماتم کرنے اور سینہ پیٹنے سے منع کر گئے تھے، پھر یہ کیا تھا کہ تم میرا نام لے کر ماتم کرنے اور سینہ پیٹنے لگے، میرے جد امجد کی شریعت نے نوحہ خوانی سے کھلے طور پر تمہیں روک دیا تھا، مگر تم میرے نام کی آڑ پکڑ کر نوحہ خوانی و مرثیہ خوانی کرتے رہے، میرے رسول برحق نے غیر خدا کی پرستش ہر طرح تم پر حرام کر دی تھی، لیکن اس پر بھی تم اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے کاغذی مقبرے پر بہت سا روپیہ لگا لگا کر تیار کرتے رہے، ان پر چڑھاوے

چڑھاتے رہے اور ان سے اپنی منتیں، مرادیں مانگتے رہے؟ میری شہادت کے بعد میرے دشمنوں نے جلوس نکالا، باجہ بجایا، روشنی کی، تم نے بھی یہ سارے دستور اور طریقے اختیار کر لئے اور اپنے آپ کو میرا دوست اور محب کہتے تھے؟

کیسی حسرت و ندامت ہوگی، اس گھڑی جب جوانانِ جنت کا وہ سرتاج آپ سے فرمائے گا کہ تم نے میری زندگی سے کوئی سبق نہ حاصل کیا، میرے نمونہ عمل کو اپنے لئے بالکل بیکار سمجھا، میری شہادت و جانبازی سے کوئی نصیحت نہ لی، میری سچائی کو ایک دل لگی سمجھا، میری حق پرستی کو تماشہ خیال کیا، میری جان و مال کی قربانی کو ایک کھیل یا سوانگ سے زیادہ وقعت نہ دی، میری راہ نہ اختیار کی اور میرے نام کو بدنام کیا، میرے طریقے پر نہ چلے اور میرے رہائش کی پردہ نشین بیویوں کے ناموں کو کوچہ و بازار میں خوب اچھالا اور میری طرح حق پر قائم رہ کر تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کرنے کی کوشش کبھی نہ کی اور تعریفوں کے غول کے آگے پیچھے ہونے پر آپس میں خوب لڑے؟......

☆......☆......☆

امام طحاویؒ اور صاحبِ بدائع الصنائع کی منقبت

امام طحاویؒ مذہب امام اعظمؒ ہی کے سب سے زیادہ عالم نہیں بلکہ دیگر مذاہب ائمہ کے بھی سب سے زیادہ واقف تھے، وہ امام شافعیؒ کے بیک واسطہ شاگرد تھے اور امام مالکؒ سے بدو واسطہ تلمذ رکھتے تھے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ سے ان کو بسہ واسطہ تلمذ کا فخر حاصل ہے۔ کتاب شرح معانی الآثار کے باب الحج میں موصوف نے تصریح کی ہے کہ امام احمدؒ سے بھی ان کو بیک واسطہ اجازت حاصل ہے، طحاویؒ مجتہد و مجدد ہیں جیسا کہ ابن الاثیر جزری نے لکھا ہے کہ وہ مجدد تھے، میں کہتا ہوں کہ شرح حدیث ان کا تجدیدی کارنامہ ہے وہ شرح حدیث میں مجمل حدیث کو بتاتے ہیں، حدیث کے غوامض و دقائق بیان کرتے ہیں، بحث و تحقیق کرتے ہیں، اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں اور اس انوکھے طریقے کے امام ہیں کیونکہ متقدمین صرف احادیث کو بطور سند و متن روایت کرنے پر اکتفاء کرتے تھے، اور فیض الباری میں ہے کہ مالکیہ نے ان کی تصانیف سے حنفیہ کی نسبت زیادہ اعتناء کیا ہے۔

علامہ موصوف ملک العلماء ابوبکر بن مسعود کاشانی المتوفی ۵۸۷ھ کی کتاب ''بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع'' کی بہت تعریف کرتے تھے اور اسکے متعلق فرماتے تھے:

''عراقی فقہاء حنفیہ کی تالیفات میں خراسانی فقہاء حنفیہ کی نسبت زیادہ رسوخ و اتقان پایا جاتا ہے، لیکن کتاب البدائع باوجود یہ کہ اس کا مؤلف ملک العلماء ابوبکر کاشانی خراسانی ہے مگر اس کی یہ کتاب اتقان و تثبت میں فقہاء میں سے فقہائے عراق کی مثل ہے بلکہ حسن ترتیب میں ہمارے فقہاء حنفیہ رحمھم اللہ کی تمام کتابوں سے فائق ہے، یہ نہایت نادر المثال کتاب ہے، اگر کوئی عالم ژرف نگاہی اور دقت نظر سے اسکا مطالعہ کرے تو وہ فقیہ النفس بن جائے، یہ کتاب مدرس اور مؤلف کے لیے ''مغنی'' کی بنسبت زیادہ مفید ہے''۔

(نقدس انور: ۳۷۹)